الاستفتاء

گذارش ہے کہ ہمارے ہاں یہ ایک مسئلہ پیش آیا ہے کہ ایک عورت نے ایک دوسرے بچے کو اپنا دودھ پلایا صرف ایک دفعہ دودھ پلایا کیا اس عورت کی بچی کے ساتھ اس بچے کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

الجواب بعون الوھاب ومنہ الصدق والصواب شرط صحت سوال صورت مسئولہ اس بچے کا اس عورت کی بچی کے ساتھ شرعاً نکاح جائز ہے کیونکہ ایک دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت شرعاً ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث ہے۔ **ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم المصتہ اوالمصتان اخرجہ احمد و مسلم واھل السنن وغیرھا قالت کان فیما انزل من القران عشر رضاعات معلومات یحرمن ثم نسخن نخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فیما یقراء من القران** رواہ مسلم و ابو داؤد و النسائی فقہ السنہ ج ۲ ص ۶۴ و سبل السلام ج ۳ ص ۲۱۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ ایک دفعہ اور دو دفعہ دودھ پینے صرف رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور دوسری حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید میں دس رضعات سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پانچ رضعات (یعنی پانچ دفعہ دودھ پینا) سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کا حکم ہوا۔ **وھنا منھب عبداللہ بن مسعود و عائشہ وبن الزبیر و عطا و طاوس والشافعی و احمد فی ظاہر منھبہ وابن حزم واکثر اہل الحدیث فقہ السنتہ ج ۴ ص ۶۷، ۶۸**

تاہم اکثر فقہاء کے نزدیک مطلق رضاع سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے قلیل ہو خواہ کثیر **قال فی المسوی ذھب الشافعی الی انہ لا یثبت حکم الرضاع فی اقل من خمس رضعات متفرقات و ذھب اکثر فقہاء منھم مالک و ابو حنیفہ الی ان قلیل الرضاع و کثرۃ محرم وھنا منھب علی وابن عباس و سعید بن المسیب والحسن البصری والزھری وقتادہ و حماد والا وزاعی والشافعی وابی حنیفہ و مالک روایتہ عن احمد فتاوی نذیریہ ج ۳ ص ۱۵ فقہ السنتہ ج ۴ ص ۶۷** اکثر فقہاء کا استدلال نصوص مطلقہ سے ہے اور مطلق کا مقید پر

محمول کرنا قاعدہ مسلمہ ہے بناء علیہ مسلک امام شافعیؒ کا راجح یعنی زیادہ صحیح ہے۔

امام محمد بن الشوکانی اس مسئلہ کو مع مالھاد ما علیھا تحریر کرکے آخر میں فیصلہ کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔ **فالظاهر ما باذهب اليه القائلون باعتبا الخمس** ظاہراً انہی لوگوں کا قول ہے جو لوگ خمس رضعات و پانچ دفعہ مختلف اوقات میں رضعات کے قائل ہیں ان کے نام یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عائشہ' عبداللہ بن زبیر۔ امام عطاء طاؤس' سعید بن جبیر' عروہ' لیث بن سعد' شافعی' احمد' اسحاق' ابن حزم رحمہم اللہ تعالیٰ و جماعۃ من اھل العلم۔ حضرت علیؓ سے بھی یہی مذہب مروی ہے۔ فیصلہ اور خلاصہ کلام یہ کہ صورت مسئولہ میں حکم رضاعت ثابت نہیں ہوتا لہذا صورت مسئولہ میں اس لڑکے کا اس لڑکی کے ساتھ نکاح جائز ہے امام محمد بن اسماعیل الکحلانی' حضرت مولانا محمد علی پنجابی' حافظ عبدالرحمان مبارکپوری شیخ الکل السید نذیر حسین محدث دہلوی اور نواب سید صدیق حسن خان قنوجیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے **هذا ما عندي والله تعالى اعلم بالصواب**

کتبہ ووقع علیہ

محمد عبیداللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ

مبعوث دارالافتاء ریاض و رئیس المدرسین دارالحدیث چینیانوالی لاہور

دارالاصلاح السلفیہ کی منفرد پیشکش

اسلامی ڈائری جیبی سائز جس میں محرم تا ذوالحجہ
اسلامی سال سے ابتداء اور ساتھ انگریزی، بکرمی تاریخیں
موجود ہوں گی۔ اشتہارات کی بکنگ کے لئے فوری رابطہ
فرمائیں۔ وقت کم ہے۔ احباب جلد توجہ فرمائیں۔ (حافظ
عبدالرحمن نعیم دارالاصلاح السلفیہ سکندر سٹریٹ باغبانپورہ
لاہور ۹ ۔ فون ۔ ۲۰۴۰ ۲۳۳)